۲۵ شوال ۱۴۳۷

(۱)

تاریخ ۳۰ جولائی ۲۰۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کام کی صحیح بنیادیں

ذمہ داران دعوت وتبلیغ اور ہمدردان ملت کے نام!

پہلی بات اللہ تعالی کے سامنے ہر ہر لفظ کا حساب دینے کے دھیان کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ نظام الدین کی
چہار دیواری سے تبلیغ میں لگنے کے پہلے دن سے جو تعلق اور جو محبت اور اس جگہ کا جو احترام تھا الحمدللہ ہم ان ساری چیزوں میں ترقی پاتے ہیں اور اسی عقیدت
ومحبت کے ساتھ جینا اور اسی پر مرنا اللہ سے مانگتے ہیں، اس لیے کہ نظام الدین ایسی جگہ ہے جہاں اللہ کے دین کے لیے منوں آنسو بہائے گئے اور سیکڑوں اللہ
والوں کی ہڈیاں گھلی ہیں، تاکہ قیامت میں ہم ان کو منھ دکھانے کے قابل رہیں اور ان کے ساتھ ہمارا حشر ہو۔

دوسری اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ روئے زمین پر بسنے والے کسی بھی ایمان والے کی ذات سے ہمارا کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ ہر
ایمان والے کا حسب مراتب احترام، محبت اور عظمت ہمارے دلوں میں ہے۔ ان دونوں باتوں کے ساتھ ساتھ کچھ حقائق بھی پیش نظر رہیں تاکہ کوئی دھوکہ
میں نہ رہیں کہ نظام الدین میں کام کی کیا بنیادیں ہیں؟ اور کس طرح ان کو متزلزل کیا گیا۔

پہلے دن سے نظام الدین میں کام کی جو بنیادیں قائم کی ہے وہ کوئی ذہنی اختراع نہیں بلکہ قرآن وحدیث اور سیرتِ صحابہ اور اپنے زمانے کے
علماءِ ربانیین کی رہبری اور معیت میں قائم کی گئی ہیں کہ دنیا کے ہر انسان کو پورا دین اپنی حقیقت کے ساتھ ملے، اسی کے لیے چھ صفات کی محنت ہے، جس کے
بغیر دین کا مکمل طور پر زندگیوں میں آنا اور دینی اعمال میں حقیقت پیدا ہونا محال ہے اور یہ صفات کسی کی بھی زندگی میں اس وقت تک نہیں آسکتیں جب تک کہ
اس کو اعمالِ نبوت سے نہ گزارا جائے، جو دعوت، تعلیم، عبادت اور اخلاق ہیں۔ اب ان اعمال میں پوری امت کو لگنے کے لیے دو میدان تجویز کیے گئے ہیں،
ایک نقل وحرکت اور ایک مقامی محنت جو ہجرت اور نصرت کے بہت زیادہ قریب ہے اور محنت کے اس رخ کی قبولیت کے لیے اخلاص کے ساتھ ساتھ مشورہ
اور اجتماعیت ہیں۔ یہ بنیادیں اور یہ محنت نہجِ نبوت کے بہت زیادہ قریب ہیں، اسی لیے مولانا الیاس صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس کام کو کارِ نبوت
یقین کرتا ہوں اور اس محنت میں ہر خاص وعام کو شریک کیا جائے۔ یہاں تک کہ شرابی کبابی کی خوشامد کرکے گلے لگایا جاوے اور ہر ایمان والے کی تمام تر
کمزوریوں سے نظر ہٹا کر اور اس کی صلاحیتوں کی قدردانی کرتے ہوئے نرمی، خیرخواہی اور محبت کے جذبے سے جان ومال لگوایا جائے۔ خصوصیت کے
ساتھ علماء، مشائخ اور تمام دینی شعبوں میں چلنے والے حضرات سے پورے ادب کے ساتھ یہ درخواست کی جائے کہ اپنے اپنے شعبوں میں رہتے ہوئے
حسبِ سہولت تعاون کرے اور اگر سہولت نہ ہو تو تائید اور دعا کے ذریعے کام کو تقویت پہنچائے، یہی نظام الدین کی بنیادیں ہیں اور پہلے دن سے کام کو اسی رخ
پر اٹھایا گیا ہے۔ مولانا الیاس صاحبؒ کے ملفوظات، مکتوبات اور ان کی دینی دعوت اور اس محنت میں مولانا کے تربیت یافتہ اور معتمد علیہ مولانا یوسف صاحبؒ
اور مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی باتوں، تحریروں اور ان کی رفاقت میں زندگیاں کھپانے والوں سے ہم نے یہی بنیادیں سمجھی ہیں۔

لیکن کس طرح ان بنیادوں کو متزلزل کیا گیا

کچھ سالوں سے اصل بنیادوں کو امت میں قائم کرنے پر طاقت لگانے کے بجائے الجھن کی باتیں شروع کردی گئیں۔ کبھی مجمع کو اسباب کے نام
سے الجھایا کہ اللہ کے یقین کیساتھ بھی اس میں لگنا، یہ بھی شرک ہے، جس کی وجہ سے بہت سے بیماروں نے علاج چھوڑا، کئی ایک نے اپنی مشغولیتیں چھوڑیں
اور تکلیف میں پڑ گئے۔ کبھی کتاب کے نام پر الجھایا، کبھی مسجد کی آبادی کے نام پر الجھایا، کبھی گشتوں کے غلط مفہوم بیان کرکے صحابہؓ کے واقعات کا غلط
استدلال کرکے الجھایا، کبھی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے تیس سالہ دورِ دعوت کو تنظیم کے نام سے الجھایا اور مجمع کے سامنے یوں کہا گیا کہ مولانا الیاس صاحبؒ
اور مولانا یوسف صاحبؒ کے زمانے میں کام ہوا، بعد میں کام نے تنظیم کی شکل اختیار کرلی جس کا مضر اثر یہ ہوا کہ عملہ کی زبان پر یہ بات آنے لگی کہ مولانا
انعام الحسن صاحبؒ ان دونوں بزرگوں کی دعوت کو سمجھ ہی نہیں سکے اور تیس سالہ دور برباد کردیا اس کے علاوہ کبھی پرانوں کی نئے لوگوں کے سامنے تذلیل
کرکے الجھایا اور کبھی تمام کام کرنے والے ساتھیوں کو متہم کیا خصوصاً پروفیسروں کو متہم کیا کہ انھوں نے کام کو تنظیم بنادیا اور نئے مجمع کے سامنے پرانوں کے
اعتماد کو مجروح کیا اور عرب وعجم کے پرانوں کی انتہائی کوشش کے بعد جب پانچ افراد پر مشتمل نظام الدین کی شوری اور ۱۳ افراد پر مشتمل تینوں ملکوں کی مشترکہ
شوری وجود میں آئی، اس کو بھی تسلیم نہ کرکے الجھایا اور ہر جگہ آپس میں ٹکراؤ کی شکلیں قائم کی گئیں۔ ان الجھنوں کی وجہ سے مجمع میں ٹوٹ پھوٹ اتنی بڑھی کہ کئی
مرتبہ نظام الدین میں شور شرابا اور مار پیٹ اور خون خرابہ ہوا لیکن پوری طرح مجرمانہ خاموشی رہی کہ جو کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے اور اسی طرح کبھی پورے

مجمع کے سامنے علماء کرام کو نکما، علماء سوء اور ان کی تنخواہوں کو بازاری عورت کی کمائی سے زیادہ بدتر بتلایا گیا اور دینی تمام کاموں کو اور تمام دینی شعبوں کو رواجی بتلایا گیا سوائے موجودہ دعوت کی شکل کے، کہ یہی عین سنت ہے اور اس کے علاوہ ساری شکلیں رواجی ہیں جس سے صرف رواج پھیل سکتا ہے دین نہیں پھیل سکتا حالانکہ پوری دنیا میں جتنا دینی فیض ہے وہ تمام مدارس دینیہ کا ہے اور مولانا الیاس صاحب، مولانا یوسفؒ اور مولانا انعام الحسنؒ اسی سرچشمہ سے فیض یاب ہوئے ہیں اور پوری دنیا میں عمومی سطح پر جو دینداری نظر آرہی ہے وہ تمام دینی شعبوں ہی کی برکت ہے جس میں یہ دعوت وتبلیغ کی محنت بھی شامل ہے، اس لیے کہ ہر شعبہ سے جو کام متعلق ہے پوری یکسوئی سے اس میں لگا ہوا ہے جہاں تک کمزوریوں کی بات ہے تو دورِ نبوت سے دوری ہونے کی وجہ سے کوئی شعبہ کمزوری سے خالی نہیں ہے۔

اب ان باتوں کو تفصیل اور تسلسل کے ساتھ نظام الدین کے ممبر سے کہی جانے کی وجہ سے سننے والا مجمع ایک محدود ذہنیت بنا کر کام میں چل رہا ہے اور نا سمجھی کی وجہ سے حق اور اہل حق اسے دور ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے اہل بصیرت یہ محسوس کر رہے ہیں کہ کہیں یہ فرقہ کی شکل اختیار نہ کر لے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں ہمارا مجمع چند حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ **ایک** بڑا مجمع وہ ہے کہ جس کی ذہنی سطح اتنی ہے کہ ان باتوں سے کام کے نفع اور نقصان کو سمجھ ہی نہیں رہا ہے اور ہر کچے پکے بیان پر بگل بجا رہا ہے جو صرف شخصیت پرستی ہی کا اثر ہے۔ **دوسرا** مجمع وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ یہ باتیں نقصان دہ ہیں لیکن خاموش ہے۔ **تیسرا** مجمع وہ ہے جو اندر اندر بے چین ہے اور گھٹ رہا ہے۔ **چوتھا** مجمع وہ ہے جو اس غلط رخ کو صحیح کرنے کے بجائے اپنے انجام سے بے خبر ہو کر چمٹا ہوا ہے۔ **پانچواں** مجمع وہ ہے جو اس غلط رخ کے ساتھ چمٹے رہتے ہوئے اور اس کی وکالت اور دلالی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور پورے مجمع کو اس میں جھونکنے میں لگا ہوا ہے، حالانکہ میت کا حل صرف دفن کرنا ہی ہے، اس میں لالی پوڈر اور پھول ہار کے ذریعے کبھی روح نہیں ڈالی جا سکتی۔

ان ساری کمزوریوں کی **ایک** وجہ تو نظام الدین کا ہوا ہے اور دوسری وجہ شخصیت پرستی ہے، حالانکہ کسی جگہ کی کوئی بات اور ترتیب نہیں ہوتی ہے نہ مکہ، مدینہ کی اور نہ نظام الدین کی۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کی حیثیت کو اپنے مقام سے آگے بڑھانے کے نتیجے میں گمراہیاں وجود میں آتی ہیں جس کی شہادت درگاہیں دے رہی ہیں کہ اس کے نتیجے میں کروڑوں انسان گمراہ ہوئے ہیں۔

بات اور ترتیب صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی ہوتی ہے، اور اسلام میں شخصیت پرستی کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ انسان کے گمراہ ہونے میں سب سے بڑا سبب شخصیت پرستی ہے، کہ اندھی عقیدت میں صحیح اور غلط دونوں کو قبول کیا جائے یہود ونصاریٰ اور سارے گمراہ فرقے اسی شخصیت پرستی ہی سے وجود میں آئے ہیں۔

کسی شخصیت کے احترام اور عقیدت میں صرف حق بات ہی قبول کرنے کی اجازت ہے اس لیے کہ کوئی بھی آدمی نفسانیت اور غلطی سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا سوائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے، کہ ان کی زبانوں سے اللہ کی تربیت اور حفاظت کی وجہ سے صرف حق ہی نکلتا ہے اور صحابہ کرامؓ کی شخصیات کو اللہ نے اپنی رضا کی مہر لگا کر ان کو معیارِ حق بنا دیا ہے۔ اس لیے کسی آدمی کو یہ حق نہیں ہے کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہی حق ہے۔ اس لیے کسی بھی جگہ کے ہوئے سے اور شخصیت پرستی کے تاثر سے نکل کر آدمی کو حق کے سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور پورے عالم میں لے کر پھرنے کے لیے حق طریقہ پر مجتمع ہونا چاہئے اور افتراق سے بچنا چاہئے، کیونکہ افتراق اس امت کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اس لیے ہر کام کو حق طریقہ پر کرنا ہی اللہ کی رضا اور جنت کا راستہ ہے اور حق کام کا ناحق طریقہ پر کرنا اللہ کی ناراضگی اور جہنم کا راستہ ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے اور قیامت کے دن کسی بھی آدمی کا یہ عذر قبول نہیں ہوگا کہ یہ باتیں اور یہ کام کسی آدمی کے کہنے یا کرنے کی وجہ سے کیا تھا۔ اس لیے ہر کام کرنے والے کو حضرت ابوھریرہؓ والی حدیث یاد رکھنی چاہئے، سمجھنی چاہئے اور اس کے دھیان کے ساتھ زندگی گزارنا چاہئے تاکہ ہماری تمامتر جانی ومالی طاقتیں اور صلاحیتیں حق طریقہ سے لگتی رہیں اور اسی پر ہماری موت آجاوے جس میں حضرت ابوھریرہؓ نے آپ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن اول وہلہ میں جن لوگوں سے جہنم بھڑکائی جائے گی وہ پوری زندگی علم کی خدمت کرنے والے، اپنے مالوں کو بے دریغ خیر کے کاموں میں خرچ کرنے والے اور پوری زندگی اعلاء کلمۃ اللہ میں لگتے ہوئے زندگی کا آخری لمحہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ اس پر بہانے والے ہوں گے لیکن حق کے اتنے بڑے بڑے کام ناحق طریقہ سے کرنے کی وجہ سے یہ انجام ہوگا۔

اس لیے اپنی، اپنے خاندانوں کی اور امت کی تمام تر صلاحیتوں کو مفاد پرستوں کے ہاتھوں سے بچاتے ہوئے مخلصین کے راستہ سے اپنی آخرت اچھی سے اچھی بنانے کی فکر کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جاوے، اللہ کی آخری ملاقات میں برکت ہو جائے، قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت اور

آپ کے حوض پر ورود مسعود ہو جاوے اور حضورؐ یہ فرمادیں کہ یہ ہمارے ہیں اور ہمارا کام کر کے آئے ہیں۔

چھٹا مجمع وہ ہے جو اس غلط رخ کو صحیح کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیت اور توانائی صرف کر رہا ہے اپنی جان پر کھیل کر۔ اس غلط رخ کو صحیح کرنے کے لیے اور نظام الدین کی بنیادوں کی حفاظت اور ترقی کے لیے تمام تر کوششیں کی گئیں، لیکن اس میں پوری طریقہ سے ناکامی رہی اور آئندہ کے لیے بھی کامیابی کی کوئی امید نہیں رہی۔ اب ایک طریقہ تو یہ تھا کہ اس غلط رخ کے ساتھ چل کر اور تعاون کر کے حق کی تائید کے بجائے ناحق کی تائید کرتے رہیں تاکہ فتنہ نہ ہو مگر اس مداہنت سے صحیح چیز دنیا میں عام ہونے کے بجائے غلط چیز عام ہونے میں ہماری جان و مال لگتا۔ اس لیے مجبوراً ساتھیوں نے یہ طے کیا کہ اپنی تمام تر جانی و مالی صلاحیت اور امت کی جانی اور مالی صلاحیت صحیح لگنے کا راستہ تلاش کیا جائے۔ اسکے لئے نہ کوئی نیا مرکز قائم کرنے کا ارادہ ہے، نہ کام کرنے والوں کو آپس میں لڑانا ہے، نہ امت کو دھوکہ دینا ہے اور نہ کوئی نئی جماعت بنانی ہے۔ نظام الدین کی اصل بنیادوں کو نظام الدین میں موجودہ عملی ڈھانچہ کے ساتھ کبھی بھی زندہ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ہم نے اللہ کے سامنے محاسبہ کے دھیان کے ساتھ یہ طے کیا ہے کہ اپنے آپ کو اور عملہ کو الجھن کی باتوں، الجھن کے کاموں اور الجھن کی جگہوں سے دور رکھیں گے ہم ہمارے علاقے کے عملہ اور کام کو الجھن کے حوالہ نہ کرینگے۔ جب معمولی قیمت کی گاڑی نااہل ڈرائیور کے ہاتھ نہیں دی جاتی کہ اس میں سواری اور سواروں کا خطرہ ہے، اور یہاں تو امت کے دین اور آخرت کا مسئلہ ہے۔ اسلئے اپنے آپ کو اور اپنے عملہ کو کام کی صحیح بنیادوں پر ڈالیں گے، انشاء اللہ۔

## کام کی صحیح بنیادیں

مقامی محنت میں اپنے آپ کو اور عملہ کو رسمیت سے بچاتے ہوئے کام کی بنیادوں کے ساتھ لگائے۔ ایسے ہی باہر کی نقل و حرکت میں ہر جماعت اپنی مسجد سے صرف کام کی ضرورت کے علاقے میں جائے اور نقل و حرکت کی جو بنیادیں ہیں اس کی رعایت کے ساتھ وقت لگائیں۔ اسی کی ہدایات ہوں اور اسی کی کارگزاری اپنی اپنی مسجدوں میں لی جائے اس لیے کہ اتنی ساری جماعتوں کے باوجود ہندوستان میں اسی فیصد علاقہ بنجر ہے۔

مقامی اور بیرونی محنتوں کی بنیادیں یہ ہیں:

اوّلاً اس محنت میں آنے والے ہر فرد کی تربیت ہو اور تربیت یہ ہے کہ دل کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف، اس کے حکموں کی طرف، آخرت کی طرف ہو جائے اور پوری زندگی حضور ﷺ کے طریقوں میں ڈھل جائے۔ ہر ایک محنت کرنے والے کا فکر دعوت کا بنے اس کے لیے کرنے کے سارے انفرادی اور اجتماعی اعمال سمجھائے جائیں اور بچنے کے سارے کام سمجھائے جائیں اس لیے کہ کرنا اور بچنا یہی تربیت کی بنیاد ہے۔

دوسری بنیاد یہ ہے کہ ہر فرد امت کو توحید، رسالت اور آخرت سمجھا کر اپنے غلط ماحول سے نکال کر مسجدوں کے ماحول میں آنے اور نقل و حرکت کے لیے ان کو تیار کیا جائے، اس لیے کہ نقل و حرکت کے میدان میں آئے بغیر اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھے بغیر اپنی دینی کمزوری کا احساس پیدا نہیں ہوگا۔

تیسری بنیاد ہر فرد امت کا تعلق مسجد کے راستے سے اعمال دعوت کے ساتھ کیا جائے اور ان بنیادوں پر قابو پانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیوں کو لگاتے ہوئے اپنے آپ کو اتنا تھکائے کہ اللہ کو پیار آ جائے۔

چوتھی بنیاد یہ ہے کہ ہماری محنت سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ کی مشیت اور ارادہ شامل نہ ہو جائے اس کے لیے راستہ صرف آہ و زاری ہی کا ہے۔ اس لیے ہر جماعت اور مقامی عملہ رات کا معتد بہ وقت لے کر نماز، دعا اور آہ و زاری میں لگائے اس لیے کہ اس محنت کی بنیاد دعوت اور دعا ہے، لیکن جہالت، غفلت، بداخلاقی اور من مانی کے ساتھ نہیں، بلکہ علمِ نبوت، اللہ کے ذکر و تعلق، اخلاق اور قربانی کے ساتھ لگائے۔ قربانی ملنگ بننے اور گھر و کاروبار چھوڑنے کا نام نہیں، بلکہ اللہ کے حکم اور دعوت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی من مانی کو چھوڑنا ہے اور دین و دعوت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے دنیوی تقاضوں کو پیچھے کرنا ہے۔ اسی کا نام مجاہدہ اور قربانی ہے جس پر اللہ کی طرف سے ہدایت میں ترقی ہوتی رہنے، اور اللہ کے خزانے سے حلال روزی کے آنے اور مشکل حالات حل ہو کر عافیت کے آنے اور دعاؤں میں قبولیت کی شان پیدا ہونے کا یقینی وعدہ ہے، جس سے ہمارے اور پوری امت کے تمام مسائل حل ہوں گے جس طرح صحابۂ کرامؓ کے مسائل حل ہوئے۔ اس لیے ان تمام بنیادوں کو سمجھنے اور پورے عملہ کو سمجھانے میں پوری طاقت لگانا چاہیے، کیونکہ صرف نقل و حرکت تو ایک ظرف اور برتن ہے اور ظرف اور برتن کی قیمت مظروف کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسے انسان کی قیمت ایمان اور اعمالِ صالحہ کی وجہ سے

ہوتی ہے

آخری بات یہ ہے کہ جب تک اپنے آپ کو عمومی محنت میں صحیح وقت لگا کر اپنے اندر کام کی اہلیت اور صلاحیت اور امانت داری اور اسی طرح اپنے اطراف کے عملہ کو عمومی محنت میں اچھا وقت لگوا کر صلاحیت، اہلیت اور امانت داری کا اطمینان اور پائیدار ضمانت نہ ہو جائے، (عادۃً اس کے بغیر یہ خوبیاں آدمی میں پیدا نہیں ہوتیں) اور اکابرِ ثلاثہ (مولانا الیاسؒ، مولانا یوسفؒ اور مولانا انعام الحسنؒ) نے جو اس کام کو قرآن، حدیث، سیرتِ صحابہؓ اور علماء ربانیین کی رہبری اور معیت میں چالو فرما کر اسی پر قائم رکھا تھا۔ آئندہ بھی اسی فکر اور نہج پر چلتے رہنے کی، اس عظیم کام کا صحیح فکر اور درد رکھنے والوں کے باہمی فکر اور مشورے سے کوئی مضبوط حل اور شکل قائم نہ ہو جائے، اس وقت تک ہمارے کام کا یہی موقف رہے گا۔

من جانب

(۱) مولوی اسماعیل گودھرا
(۲) مولوی عثمان کاکوسی
(۳) مولوی عبدالرحمٰن رویانہ بمبئی
(۴) فاروق بھائی بنگلور
(۵) پروفیسر خالد صدیقی علیگڈھ
(۶) پروفیسر محمد محسن صاحب لکھنو
(۷) پروفیسر ثناءاللہ صاحب علیگڈھ
(۸) پروفیسر عبدالرحمٰن مدراس

نقل برائے

| | | |
|---|---|---|
| مولانا یعقوب صاحب | بھائی عبدالوھاب صاحب واہل شوری | فضیلۃ الشیخ فہد |
| مولانا ابراھیم صاحب | مولانا طارق جمیل صاحب | فضیلۃ الشیخ فاضل |
| مولانا احمد لاٹ صاحب | مولانا سلیم اللہ خان صاحب | فضیلۃ الشیخ غسان |
| مولانا سعد صاحب | مفتی تقی عثمانی صاحب | فضیلۃ الشیخ عمر خطیب |
| مولانا زھیر الحسن صاحب | مفتی رفیع عثمانی صاحب | فضیلۃ الشیخ وسام |
| مفتی ابوالقاسم صاحب | مولانا عبدالرحمٰن چنیل صاحب | فضیلۃ الشیخ صالح مقبل |
| مولانا ارشد مدنی صاحب | مولانا زرولی صاحب | فضیلۃ الشیخ طٰہٰ عبدالستار |
| مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی | مولانا ربیع الحق صاحب | فضیلۃ الشیخ حسن نصر |
| مولانا سلمان منصور پوری صاحب | قاری زبیر صاحب | فضیلۃ الشیخ عبدالمنعم |
| مولانا سلمان سہارنپوری صاحب | واصف الاسلام صاحب | فضیلۃ الشیخ بالقاسم |
| مولانا رابع صاحب | مولانا زبیر احمد صدیقی | فضیلۃ الشیخ بلال |
| مفتی احمد خانپوری صاحب | ڈاکٹر اسلم صاحب | |
| مولانا ابراھیم پنی صاحب | مفتی رضوی صاحب | |
| مولانا محمود مدنی صاحب | مولانا الطاف الرحمٰن | |
| مولانا سلمان ندوی صاحب | مفتی سعید احمد صاحب | |
| مفتی سعید صاحب پالنپوری | مولانا ابوالفضل | |
| مولانا طلحہ صاحب سہارنپوری | مولانا حکیم کلیم اللہ صاحب | |
| شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب | مولانا حنیف جالندھری صاحب | |